



امیراں سنت دامت برکاتہمہ الی کے ایمان افروز بیان کا تحریری گلستہ، بنام

غوثِ پاک کا شوقِ علمِ دین

صفحات 17

مزار مبارک غوثِ پاک



01 60 کو کیسے ہبھ ہوئے؟

04 جب بندوں کی بوڑی ہے تو۔۔۔

06 اولیا کی سب سے افضل قسم

10 باطل انتاد

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلٰامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّنَ
أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا شوق علم دین ①

دعائی عطا: یا رب المصطفی! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ "غوث پاک کا شوق علم دین" پڑھ یا سن لے اسے علم دین حاصل کرنے کا شوق اور عمل کی توفیق عطا کروار ماس باپ سیست اس کی مغفرت فرماء۔
امین بِجَاهِ خَاتَمِ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

درود شریف کی فضیلت

فرمان آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم: میں نے گز شتر رات عجیب واقعہ دیکھا، میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا جو پل صراط پر کبھی گھسٹ کر اور کبھی ٹھنڈوں کے بل چل رہا تھا، اتنے میں وہ ذرود آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا، اس نے اسے پل صراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اس نے پل صراط پار کر لیا۔ (بیہقی، 25/282، حدیث 39)

صَلُوا عَلَى الْحَبِيبِ * * * صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ
سچ کی برکت سے 60 ڈاکوتا بیب ہو گئے

9 ذی الحجه شریف کو ایک لڑکا اپنے گھر سے باہر نکلا اور کھیت میں ہل چلانے والے ایک بیل کے پیچھے ہولیا۔ آچانک بتیل اس لڑکے کی جانب مڑا اور نام لے کر یوں بولا: اے فلاں! تم کھیل گوکے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔ لڑکے نے بتیل کو اس طرح بات کرتے منا تو خوفزدہ

1 ... امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے 3 اور 4 ربیع الآخر 1441 ہجری مطابق 30 نومبر اور 1 کیم 2019 کو عائیہ ندی مركز فیضان مدینہ (کراچی) میں تندی مذکورے سے قبل "غوث پاک کا شوق علم دین" اور "غوث پاک کی علی شان" کے موضوع پر بیان فرمایا۔ الحمد للہ انکریم! شعبہ ہفتہ وار رسالہ مطالعہ کی طرف سے ان بیانات کو کچھ ضروری ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریری صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

ہو کر فوراً گھر آیا اور گھر کی چھت پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ سینکڑوں میل دور میدانِ عرفات کا منظر دکھائی دے رہا ہے جس میں تجھاں کر ام گھروں سے دور اللہ پاک کی رضا کے حصول کی خاطر جمع تھے۔ اس لڑکے نے یہ دیکھا تو اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ”میری پیاری امی جان! مجھے اللہ پاک کی رضا کے لئے راہِ خُد امیں وقف کر دیجئے اور مجھے بغدا و شریف جا کر علمِ دین حاصل کرنے اور اللہ پاک کے نیک بندوں کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کا فیضان حاصل کرنے کی اجازت عنایت فرمائیے۔“ امی جان نے اس کا سبب پوچھا تو اس لڑکے نے بڑے احترام کے ساتھ سارا واقعہ کہہ شنایا۔ اللہ پاک کی مرضی و رضا پر امی جان نے لبیک کہا اور راہِ خدا کے اس تئھے مسافر کے لئے سامان تیار کرنا شروع کر دیا اور چالیس دینار (یعنی سونے کے بیٹے) اپنے لخت جگر (یعنی son) کی قمیص کے اندر سی دیئے۔ پھر سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اپنے لخت جگر سے وعدہ لیا کہ ہمیشہ اور ہر حال میں سچ بولنا اور اس کے بعد اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے آوداع کہا: ”جاوے میں نے تمہیں راہِ خدا میں ہمیشہ کے لئے وقف کر دیا، آب میں یہ چہرہ قیامت سے پہلے نہ دیکھوں گی۔ (اللہ کی یہ نیک بندی جانتی تھی کہ آب میں جیتے جی اپنے بیٹے کو نہیں دیکھ سکوں گی۔) (بہبۃ الاسرار، ص 167)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

ماں کی نصیحت ماننے کا صلمہ

یہ لڑکا ایک چھوٹے سے قافلے کے ساتھ بغداد کی جانب چل پڑا، راستے میں ایک واقعہ پیش آیا کہ 60 ڈاکوتا فلی کا راستہ روک کر لوٹ مار کرنے لگے، انہوں نے کسی کو بھی نہ چھوڑا اور ہر ایک سے اُس کامال و اسیاب چھین لیا مگر اس لڑکے کو کم عمر جانتے ہوئے کسی نے کچھ

بھی نہ کہا، ایک ڈاکونے قریب سے گزرتے ہوئے ایسے ہی پوچھا: کیا تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ لڑکے نے بغیر ڈرے جواب دیا: ہاں! میرے پاس 40 دینار (یعنی چالیس سونے کے ٹکے) ہیں۔ ڈاکونے سمجھا کہ یہ ہم سے مذاق کر رہا ہے اور آگے چلا گیا، اس لڑکے سے کسی اور ڈاکو نے بھی پوچھا تو اسے بھی یہی جواب دیا کہ اُس کے پاس 40 سونے کے ٹکے ہیں۔ جب یہ دونوں ڈاکو اپنے سردار کے پاس گئے تو اسے بتایا کہ ہم نے قافلے میں ایک ایسا جزء مدد لڑکا دیکھا جو اس حالت میں بھی ہم سے نہیں ڈرتا اور ہم سے مذاق کرتا ہے۔ سردار نے کہا: کیا مذاق کرتا ہے؟ اس کو بلا کر لاو، جب وہ لڑکا آیا تو سردار کے پوچھنے پر اب بھی وہی کہا جو پہلے کہا تھا کہ میرے پاس چالیس سونے کے دینار ہیں، سردار نے تلاشی لی تو واقعی اس کے لباس میں سے چالیس دینار (40 سونے کے ٹکے) مل گئے۔ لڑکے کے اس سچ بولنے پر سب حیران ہوئے اور اُس سے سچ بولنے کا سبب پوچھا تو لڑکا کہنے لگا: میری امی نے گھر سے نکلتے ہوئے وعدہ لیا تھا کہ ہمیشہ اور ہر حال میں سچ بولنا اور میں اپنی امی کا وعدہ نہیں توڑ سکتا۔ ڈاکوؤں کا سردار یہ سن کر روپڑا اور کہنے لگا: ہاے افسوس! یہ لڑکا اپنی امی سے کئے ہوئے وعدے کی اس طرح پاسداری کرے اور ایک میں ہوں کہ سالہا سال ہو گئے اپنے رب کے عہد کی خلاف ورزی کر رہا ہوں۔ اُس سردار نے روتے ہوئے راہِ خدا کے اس نئے مسافر کے ہاتھ پر توبہ کر لی اور اُس کے باقی ساتھی بھی یہ کہتے ہوئے توبہ کرنے لگے کہ اے سردار! جب لوت مار کے بُرے کاموں میں ٹوہمارا سردار تھا اب نیکی کی راہ پر بھی ٹوہی ہمارا سردار ہو گا۔ (بجید الاسرار، ص 168)

نگاہِ ولی میں یہ تائیر دیکھی بدتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! راہِ خدا کا یہ نئما سافر کوئی اور نہیں بلکہ ہمارے اور آپ کے

پیارے پیارے پیر و مرضی، پیروں کے پیر، پیر دستگیر، روشن ضمیر، قطبِ ربیانی، محبوب سنجانی، پیر لاثانی، پیر میرال، شیخ سید ابو محمد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے سچ بولنے کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں کہ سچ کی برکت سے ڈاکوؤں کو سردار سمیت توبہ کی سعادت نصیب ہو گئی۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے دینی و دُنیوی تمام معاملات میں سچ بولے، سچ بولنا نجات دلانے اور جنت میں لے جانے والا کام ہے۔

تین فرائیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں (لے جانے والے) ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں (لے جانے والے) ہیں۔﴾ (ابن حبان، 7/494، حدیث: 5704)

﴿جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے تو محفوظ ہو جاتا ہے اور جب محفوظ ہو جاتا ہے تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔﴾ (مندرجات، 2/589، حدیث: 6652 ملکطا)

﴿کتنی بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات کہو جس میں وہ تمہیں سچ سمجھ رہا ہو حالانکہ تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔﴾ (ابوداؤد، 4/381، حدیث: 4971)

اے عاشقانِ غوثِ اعظم! بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بندہ اپنی عزت بچانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے کہ اگر سچ بولے گا تو لوگ ملامت کریں گے، بُرا بھلا کہیں گے حالانکہ عزت سچ میں ہی پوشیدہ ہے جبکہ جھوٹ میں اگرچہ ظاہری طور پر دُنیا میں بے عزتی سے سچ بھی گئے لیکن اللہ پاک کی بارگاہ میں بروزِ قیامت جو نَدامت و شرمندگی ہو گی وہ بیان سے باہر ہے، جھوٹ سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بندہ دُنیوی ذلت کے مقابلے میں جہنم کی اخروی ذلت اور عذابات کو پیش نظر رکھے کہ دُنیوی ذلت تو چند لمحوں کی ہے

اور عنقریب ختم ہو جائے گی لیکن اخروی ذلت تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے، لہذا کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ مت سمجھے، ہمیشہ سچ بولیے۔

غیبت سے اور شہست و چغلی سے ڈور کو خو گر تو سچ کا دے بنا یارِ مصطفیٰ

عذب و تکبیر اور بچا خوب جاہ سے آئے نہ پاس تک ریا یا رِ مصطفیٰ

امر ارض عصیاں نے مجھے کریم جاہ دیا مرشد کا صدقہ دے شفایا رِ مصطفیٰ

(وسائل بخشش، ص 132)

حضور غوث پاک، شہنشاہ بغداد رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی تعلیم قصبه جیلان میں حاصل کی پھر مزید تعلیم کے لئے سن 488ھ میں بغداد تشریف لائے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے اچھے طریقے سے علم حاصل کیا اور اپنی تعلیم کامل فرمाकر اپنے زمانے کے علماء میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ دورانِ طالب علمی آپ کو فاقہ کشی (یعنی بھوکے رہنے) کی نوبت بھی آئی اور نہ جانے کہن کہن ڈُشور گزار مر حلou سے گزرنا پڑا مگر اس کے باوجود علم دین حاصل کرنے کا جذبہ ٹھنڈا نہ ہوا۔ نہایت محنت و مشقّت کے ساتھ علم دین حاصل کرتے رہے اور جب اس سلسلہ کی تکمیل ہو گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ فضل و کمال پر پہنچ گئے، بہت بڑے عالم دین بن گئے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علیمیت کی شہرت دور دور تک پہنچ گئی تو آپ کے استاذِ مُحترم و مرشدِ گرامی حضرت شیخ ابوسعید مخزوومی رحمۃ اللہ علیہ نے درس و تدریس کے واسطے اپنا مدرسہ آپ کے حوالے کر دیا جس کی ذمہ داری آپ نے خوش دلی کے ساتھ نہ صرف قبول فرمائی بلکہ مسندِ تدریس کو رونق بخش کر علوم و فنون کے پیاسوں کو سیراب کرنے لگے۔

(اطبقات الکبریٰ للشعرانی، 1/178۔ نہدۃ القاطر الفاتح، ص 20۔ تیمیر۔ تاریخ مشائخ قادریہ، ص 125، 126۔ قلائد الجواہر، ص 134)

میرے مرشد، حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ غوشیہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

درستُ العِلْمَ حتّیٰ صِرُثُ قُطْبَا يعني میں نے علم کا درس لیا ہوا تک کہ مقامِ قُطبیّت پر پہنچ گیا۔ (قصیدہ غوشیہ، مدینی پیش سورہ، ص 264) مزید ارشاد فرمایا: ”فقہ سیکھے اس کے بعد تہائی اختیار کر جو بغیر علم کے خدا کی عبادت کرتا ہے وہ جتنا سنوارے گاؤں سے زیادہ بگاڑے گا۔ اپنے ساتھ شریعت کی شمع لے لو، اللہ پاک کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ بندگی کے قانون کو لازم پکڑنا اور شریعت کی گردہ کو تھامے رکھنا ہے۔“ (بجپہ الاسرار، ص 106)

احکام شریعت رہیں	الخواض بھیش	مرشد مجھے ست کا بھی پابند بناؤ
آچھوں کے خریدار توہر جاپے ہیں	بدکار کہاں جائیں جو تم بھی نہ تجاہاً	مرشد
عقلاء کو ہر ایک نے ذہنکار دیا ہے	یاغوٹ! اے دامن رحمت میں چھاہاً	
(وسائل بخشش، ص 570)		

اے عاشقان غوثِ اعظم! اولیائے کرام کی سب سے افضل قسم صدیق کہلاتی ہے
اور الحمد للہ ہمارے غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ صدیق تھے۔ (بنی کی دعوت، ص 580)

علمِ لذتی کے 70 دروازے

شیخ ابو الحسن عمر انی کیا تی اور برزار رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں 591ھ میں کہا کہ ہم شیخ مُحَمَّدُ الدِّینُ ابُو محمد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مدرسہ میں ”دروازہ آذن“ میں 557ھ میں حاضر ہوئے اور وہ آخر کھار ہے تھے، تب آپ نے کھانا چھوڑ دیا اور دیر تک بے ہوشی میں رہے پھر فرمایا: اس وقت میرے دل پر علمِ لذتی کے 70 دروازے کھول دیئے گئے۔ ہر ایک دروازہ اتنا گشاہ (یعنی وسیع) ہے جیسا کہ آسمان وزمین کی گشادگی، پھر خاص لوگوں میں اللہ پاک کی پہچان کی باتیں دیر تک کرتے رہے حتیٰ کہ حاضرین کے ہوش جاتے رہے اور ہم نے کہا کہ ہم کو یہ گمان بھی نہیں کہ شیخ کے بعد کوئی اور ایسا کلام کر سکے۔ (بجپہ الاسرار، ص 56)

اللہ کے ولی کو جگہ دے دو

میرے پیر و مرشد سیدی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ اپنے بچپن کے ایک واقعے کے بارے میں فرماتے ہیں: میری عمر دس سال تھی کہ میں (ایک دن) اپنے گھر سے مدرسے کی طرف جا رہا تھا، میں نے فرشتوں کو دیکھا جو بچوں سے کہہ رہے تھے کہ ”اللہ کے ولی کے لئے جگہ کُشادہ کر دو تو اکہ وہ بیٹھ جائیں۔“ اسی دوران ایک شخص ہمارے قریب سے گزر جسے میں اس وقت نہیں جانتا تھا، اس نے فرشتوں سے یہی بات سنی تو اس نے ایک فرشتے سے پوچھا: یہ لڑکا کون ہے؟ فرشتے نے کہا کہ عنقریب اس کی شان عظیم ہو گی، اس کو عطا کیا جائے گا، منع نہیں کیا جائے گا، اس کو اختیار دیا جائے گا اور روکا نہیں جائے گا اور اس کو قریب کیا جائے گا اس سے دھوکہ نہ کیا جائے گا۔ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر میں نے اُس شخص کو چالیس سال کے بعد پہچانا تو وہ اُس وقت کا آبدال^(۱) تھا۔ (بجیہ الاسرار، ص 48)

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوثِ اعظم کا	ہمیں دونوں جہانوں میں ہے سہارا غوثِ اعظم کا
عزیزو کر پچکو تیار جب میرے جنازے کو	تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوثِ اعظم کا
لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہہ دوں گا	طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوثِ اعظم کا

(قابلہ بخشش، ص 93، 98، 99)

ہیں پیر میراں غوث پاک ہیں میر میراں غوث پاک
 محبوب شجاع غوث پاک ولیوں کے سلطان غوث پاک
 محبوب یزدالاں غوث پاک سلطان ذیشان غوث پاک
 مشکل ہو آسان غوث پاک دو درد کا دُرمان غوث پاک
 فرماؤ احسان غوث پاک راحت کا سلامان غوث پاک

1... یہ اولیائے کرام کی ایک قسم ہے۔

بلواہ جاناں غوث پاک بن جاؤں مہماں غوث پاک
 جس وقت چلے جاں غوث پاک یا پیر! ہو احسان غوث پاک
 پورا ہو جاناں غوث پاک دیدار کا ارمان غوث پاک
 ہو جائے مری جاں غوث پاک بس آپ پر قرباں غوث پاک
 ٹل جائے شیطان غوث پاک نجّ جائے ایمان غوث پاک
 اف اخشر کامیداں غوث پاک لو زیر داماں غوث پاک
 ہو میری جاناں غوث پاک بخشش کا سامان غوث پاک

صلوا علی الْحَبِيب * * * * صلی اللہ علی مُحَمَّد
غوث پاک کی علمی شان و شوکت

میرے پیر و مرضید شہنشاہ بغداد، حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے مشکل وقت میں بڑی محنت و لگن کیسا تھا علم دین حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں: میں اپنے طالب علمی کے زمانے میں آسائیدہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا پھر بیانوں اور ویرانوں میں دین ہو یا زرات، آندھی ہو یا بر سات، گرمی ہو یا سردی اپنا مطالعہ جاری رکھتا تھا اس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عنامہ باندھتا اور معمولی سی ترکاریاں (یعنی سبزیاں) کھاتا، کبھی کبھی یہ ترکاریاں بھی نہ ملتیں مگر میں اپنا مطالعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔ (فائدہ الجواہر، ص 10 مختص)

علمی مقام

جب میرے مرضید غوث پاک نے علم دین سے فراغت حاصل کر لی اور آپ درس و تدریس کی مسند اور افتاء کے منصب پر پہنچ گئے یعنی مفتی بھی بن گئے تو لوگوں کو وعظ و نصیحت

اور علم و عمل کی اشاعت (یعنی پھیلانے) میں مصروف ہو گئے، چنانچہ دنیا بھر سے علماء صلحاً (یعنی نیک لوگ) آپ کی بارگاہ میں علم سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے، اس وقت پورے بغداد میں آپ کا ہم پلہ کوئی نہ تھا۔ (فائدۃ الجواہر، ص ۵، بلخنا) آپ علم کے سمندر تھے، آپ کو علم فقہ، علم حدیث، علم تفسیر، علم نجوم اور علم ادب وغیرہ علوم پر مہارت تامہ حاصل تھی، جب آپ کو آپ کے اساتذہ نے علم حدیث کی سند دی تو فرمانے لگے: ”اے عبد القادر الفاظ حدیث کی سند تو ہم آپ کو دے رہے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث کے معانی و مفہوم کا سمجھنا تو ہم نے آپ ہی سے سیکھا ہے۔“ (حیات المعظیم فی مناقب غوث اعظم ص ۴۶، تغیر تقلیل) گویا اسٹاد کہہ رہے ہیں کہ ہم اگرچہ ظاہری تو آپ کے اسٹاد سنی لیکن حقیقت میں باطنی طور پر تو آپ ہمارے اسٹاد ہیں۔

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شید اتیرا
سورج الگوں کے چمکتے تھے چمک کر ڈوبے اُفق نور پر ہے مہر ہمیشہ تیرا
(حدائقِ بخشش، ص ۲۳)

شرح کلام رضا: غوث دیوب کا اعلیٰ منصب ہے، دیگر غوث کے بھی آپ غوث ہیں یعنی آپ غوث الاغوث

ہیں کہ دیگر غوث آپ کے خود شیدا ہیں، آپ وہ کنوں ہیں کہ خود کنوں آپ کے پیاسے ہیں۔

خُصُور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو علم دین کے پھیلانے کا اس قدر شوق تھا کہ آپ اپنا وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے، آپ علمی کاموں ہی میں اکثر مصروف رہتے، دوسرے شہروں کے طلباء آپ کی تعریف اور علوم و فنون میں مہارت کی شہرت سن کر آپ کی خدمت میں علم دین حاصل کرنے اور آپ کے فیوضات اور برکات اٹوٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے، آپ علم و عمل کے ایسے پیکر تھے کہ جو بھی آپ کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے حاضر

ہوتا وہ خالی ہاتھ نہ لو شا تھا، یعنی علم کے ساتھ ساتھ عمل بھی پڑھادیتے تھے۔

باعمل استاد

یہ بڑا مقابل غور نگتہ ہے اسٹاد ایسا بابا عمل ہونا چاہئے کہ اس کے پاس پڑھنے والا بابا عمل بن کے اُٹھے، پہلے نمازی تھا تو تجد گزار بن جائے۔ پہلے اس کا ظاہر دُرست تھا تو اب اسٹاد کی برکت سے باطن بھی روشن ہو جائے، کاش! ایسا اسٹاد ہو۔ حضرت قاضی ابوسعید مبارک تخریزوی رحمۃ اللہ علیہ کا بغداد میں ایک مدرسہ تھا، وہ اس میں وعظ و نصیحت اور علم حاصل کرنے والوں کو علم سکھایا کرتے تھے، جب قاضی صاحب کو حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے علمی و عملی فضل و کمالات اور فہم و فراست کا علم ہوا تو قاضی صاحب نے اپنا مدرسہ آپ کے حوالے کر دیا پھر لوگوں کی کثیر تعداد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں علم دین حاصل کرنے کے لئے حاضر ہونے لگی۔ (یرت غوث اعظم، ص 58 بتغیر قلیل)

ایک آیت کے چالیس معانی بیان فرمائے

ایک دین کسی قاری صاحب نے غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس شریف میں قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی تو آپ نے اُس آیت کی تفسیر میں پہلے ایک معنی پھر دو اس کے بعد تین یہاں تک کہ حاضرین کے علم کے مطابق گیارہویں والے غوث پاک نے گیارہ معانی بیان فرمادیئے، اور پھر دیگر دو جو بات بیان فرمائیں جن کی تعداد چالیس تھی اور ہر وجہ کی تائید میں علمی دلائل بیان فرمائے اور ہر معنی کے ساتھ سند بھی بیان فرمائی، آپ کے علمی دلائل کی تفصیل سے سب حاضرین حیران و ڈگ رہ گئے۔ (اخبار الاخیر، ص 11، بتغیر)

صلوٰا علیٰ الحَبِيب * * * صَلَّى اللَّهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا اظہار عقیدت

امام ابو الحسن علی بن ہبیتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”میں نے غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ فاتحُ الاؤار کی زیارت کی، میں نے دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مزار پر آوار سے باہر تشریف لائے اور حضور سیدی غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے سینے سے لگایا اور انہیں خلعت (یعنی بہترین لباس) پہنا کر ارشاد فرمایا: ”اے شیخ عبد القادر! ابے شک میں علم شریعت، علم حقیقت، علم حال اور فعل حال میں تمہارا امتحان ہو۔ (بجیہ الاسرار، ص، 226) اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شریعت حضور اقدس صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آقوال ہیں اور طریقت حضور کے آفعال (یعنی اعمال) اور حقیقت حضور کے آحوال اور معرفت حضور کے علوم بے مثال۔

(فتاویٰ رضوہ، 21/460)

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تجھی کو دیکھنا تیری ہی سُننا تجھے میں گم ہونا
ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا

حقیقت معرفت الٰہ طریقت اس کو کہتے ہیں
لصوّر میں ترے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں

(مراء المذاق، 6/513)

فتاویٰ رضویہ جلد 26، ص 433 پر ہے: حضور (غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ) ہمیشہ سے خبیلی تھے اور بعد کو جب عین الشریعتؓ الکبریٰ تک پہنچ کر منصبِ اجتہادِ مطلق حاصل ہوا مذہب خبیل کو کمزور ہوتا ہوا دیکھ کر اس کے مطابق فتویٰ دیا، کہ حضور (یعنی غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ) مُخْمَنُ الدِّين (یعنی دین کو زندہ کرنے والے) اور دینِ مُتَّقِینَ کے یہ چاروں سُٹون ہیں لوگوں کی طرف سے جس سُٹون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی (یعنی اس کو قوت دی)۔

جوںی قبل تھے پا بعد ہوئے پا ہوں گے سب اوب رکھتے ہیں دل میں میرے آقا تیرا

بُشَمْ كَبِيْتَ هِنْ شَاهَانْ صَرَيْفِينْ وَ حَرَمِيمْ نَهْ وَلِيْ هُوَ نَهْ هُواْ هُبَيْ كَوَيْ بَهْتَنَا تِيرَا
 (حدائق بخشش، ص 23، 24)

طلبه سے محبت

میرے پیارے پیارے مُرشید حضرت غوث انتقلین رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زندگی کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دین کا کام ایسے وقت میں شروع کیا جب چاروں طرف فتنہ و فساد کا ذور دورہ تھا، ملتِ اسلامیہ کافی محنتے حالی کا شکار تھی، ان نامساعد حالات میں ہمارے پیارے پیارے مُرشید، حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف میں تشریف فرمائے اور بھکلی ہوئی انسانیت کو راہ راست پر لانے کے لئے تیکی کی دعوت عام کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ سرکارِ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ علم و عمل کے پیکر اور زبردست حُسنِ اخلاق کے مالک تھے، آپ طلبہ کرام پر انتہائی شفقت فرماتے، ان کی چھوٹی چھوٹی ضروریات کا بھی خیال رکھتے۔ امام ابن قدمہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حضرت غوث الاعظم کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ ہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کا آخری حصہ پایا اور غوث پاک کے درسے میں قیام کیا، ہمارا اس طرح خیال رکھا جاتا کہ کبھی تو غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنے شہزادے حضرت یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کو ہماری جانب بھیجتے، وہ ہمارے لیے چراغِ خلاطے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے لیے اپنے گھر سے کھانا بھیجا کرتے۔
 (سیر اعلام النبیاء 15/ 183)

کُنْدَهْ هِنْ طَالِبٍ عَلَمٍ پَرْ شَفَقَتْ

میرے مُرشید پاک، غوث اعظم دشمنِ رحمۃ اللہ علیہ کا دینی طلبہ پر شفقت کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ آپ ان کی کمزوریوں کو نظر انداز فرمادیا کرتے تھے، یہ ہمارے اساتذہ کرام

کے لئے بڑی بہترین مثال اور لائق تقلید واقعہ ہے حضرت شیخ احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک عجمی (یعنی غیر عربی) طالب علم تھا، وہ نہایت ہی کندڑ ہن تھا، بہت ہی مشکل سے کوئی چیز اس کے پلے پڑتی، ایک دفعہ وہ طالب علم آپ کی خدمت میں سبق پڑھ رہا تھا کہ ابن سَمْحَل نامی ایک شخص حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا، جب اُس نے اُس طالب علم کی کندڑ ہنی اور آپ کا اُس کی کندڑ ہنی پر صبر و تحمل دیکھا تو اسے بہت تعجب ہوا، جب وہ طالب علم وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تو ابن سَمْحَل نے عرض کیا کہ اس طالب علم کی کندڑ ہنی اور موٹی عقل اور آپ کے صبر پر مجھے تو بڑی حیرت ہے، میرے مرضید نے فرمایا کہ میری محنت اس کے ساتھ بس ایک ہفتہ سے بھی کم ہے کیونکہ اس طالب علم کا انتقال ہو جائے گا۔ حضرت احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس دن سے ہم نے اُس طالب علم کے دِن گناہ شروع کر دیئے اور جب ایک ہفتہ پورا ہونے کو آیا تو آخری دِن واقعی اُس کا انتقال ہو گیا۔ (فائدۃ الجواہر، ص ۸۷۶)

اے عاشقان غوثِ اعظم! میرے پیروشن ضمیر بھی تھے، آپ کو سب پتا تھا کہ یہ کب مرے گا۔ غوث پاک کا کندڑ ہن طالب علم پر محنت کرنا اور شفقت کے ساتھ پڑھائے چلے جانا ہمارے لئے لائق تقلید ہے، عام طور پر استاد کی شفقت ڈیں طالب علم کے لئے ہوتی ہے، رضاۓ الہی پیش نظر ہو تو یقیناً کندڑ ہن پر محنت کرنے پر زیادہ ثواب ملے گا کیونکہ جو عمل دنیا میں دُشوار ہوتا ہے اتنا ہی قیامت میں نیکیوں کے پلڑے میں وزن دار ہو گا، جیسا کہ منقول ہے: **أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ أَحَبُّهَا** یعنی افضل ترین عمل وہ ہے جس میں رحمت زیادہ ہو۔ (مرقات، 6/549، تحت الحدیث: 3383) لہذا کندڑ ہن طالب علم پر رحمت زیادہ ہوتی ہے، اُس پر غصہ

بھی آتا ہے کہ یہ سمجھتا نہیں لیکن اگر پھر بھی کوئی صبر کے ساتھ دین پڑھاتا چلا جائے اور ثوابِ اکٹھا کرتا چلا جائے تو کیا بات ہے۔

امیرِ اہلِ سنت کی کمالِ دینی سوچ

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: میرا یہ ذہن ہے کہ کوئی کیسا ہی کندڑ ہے ہو اسے مدرسۃ المسیحیہ یا جامعۃ المسیحیہ سے فارغ نہیں کرنا چاہیے ورنہ وہ خود بھی ڈوبے گا شاید اس کا خاندان بھی ڈوب جائے گا۔ اس کے خاندان والوں کو بھی نفرت ہو جائے گی کہ ہم اپنے بچے کو اللہ کا نام سکھانا چاہتے تھے، رسول اللہ کی حدیث سکھانا چاہتے تھے، بڑے ارمان سے بھیجا لیکن اسے فارغ کر دیا۔ اللہ پاک نے دعوتِ اسلامی کو بڑا سٹیشن اور معیار دیا ہے۔ کوئی اس طرح دوہر ار اساتذہ کو جمع کر کے دکھائے۔ اللہ پاک کا بہت کرم ہے، الحمد للہ! غوث پاک کی غلامی کی مہر ہے۔ بہر حال طالب علم کندڑ ہے ہو اسے نظر انداز (Ignore) نہیں کرنا چاہیے، حتیٰ المقدور اس پر بھی کوشش جاری رکھنی چاہیے آج نہیں تو گل، گل نہیں تو کبھی نہ کبھی تو ان شاء اللہ پڑھ جائے گا، یہ نہیں بھی پڑھ پائے گا تو اس کی اولاد آگے پڑھ جائے گی۔۔۔ اللہ کرے دل میں اُتر جائے میری بات!!

صلوا علی الحَبِيب ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

استاد کا مقصد

امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: استاذ شاگردوں پر شفقت کرے اور انہیں اپنے بیٹوں جیسا سمجھے۔ استاذ کا مقصود یہ ہو کہ وہ شاگردوں کو آخرت کے عذاب سے بچائے گا۔ (احیاء العلوم، 1/82)

اُستاد کا یہ مقصود ہو کہ اپنے آپ کو اور اپنے شاگردوں کو جہنم کی آگ سے بچانا ہے۔ کاش! دینی مدارس میں پڑھانے والے اساتذہ اگر آج حضور غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے دینی طلباء کرام کے ساتھ اپنے بیٹوں جیسا سلوک کریں تو اچھے علمی و عملی طور پر مضبوط غلام کی کثرت ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

فتاویٰ نویسی کی بادشاہت

میرے مرشد غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ درس و تدریس، تصنیف و تالیف، وعظ و نصیحت اور اس کے علاوہ مختلف علمی شعبوں میں انتہائی مہارت رکھتے تھے، مگر خاص طور پر فتویٰ نویسی میں تو آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ اُس دور کے بڑے بڑے علماء، فقہاء اور مفتیانِ کرام رحمۃ اللہ علیہم بھی آپ کے لاجواب فتووں سے لا جواب ہو جاتے تھے۔ شیخ امام مُوقُعُ الدِّین بن قدرامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ان میں سے ہیں کہ جن کو وہاں (بغداد) پر علم و عمل اور فتویٰ نویسی کی بادشاہت دی گئی ہے۔ (بہبیح الاسرار، ص 225) آپ کی علمی مہارت کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ سے انتہائی مشکل مسائل بھی پوچھے جاتے تو آپ ان مسائل کا نہایت آسان اور سُمْدہ جواب دیتے، آپ نے درس و تدریس اور فتویٰ نویسی میں تقریباً (33) سال دینِ اسلام کی خدمت کی، اس دوران جب آپ کے فتاویٰ علمائے عراق کے پاس لائے جاتے تو وہ آپ کے جواب پر حیرت زدہ رہ جاتے۔ (بہبیح الاسرار، ص 225، ملقطاً و ملخصاً)

مشکل مسئلے کا آسان جواب

میرے مرشد غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت عبد الرزاق جیلانی

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے تین (3) طلاقوں کی قسم اس طرح کھائی ہے کہ وہ اللہ کی ایسی عبادت کرے گا، جو اس وقت روئے زمین پر کوئی اور شخص نہ کر رہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو اس کی بیوی کو 3 طلاقیں، جب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں یہ مسئلہ پیش کر کے حل پوچھا گیا کہ اب وہ شخص کیا کرے اور کون سی ایسی عبادت کرے کہ اس کی بیوی طلاقوں سے بچ جائے اور قسم بھی نہ توڑنی پڑے؟ سبحان اللہ! میرے مرشد غوث پاک نے پل بھر میں اس مسئلے کا حل پیش کر دیا: کہ یہ شخص مکہ مکرہ چلا جائے اور طواف کی جگہ کو خالی کرو اکیلا طواف کرے، قسم بھی پوری ہو جائے گی اور اس کی بیوی کو طلاق بھی نہیں ہو گی، آپ کے اس جواب سے علام حیران رہ گئے۔ (بجھ السرار، ص 226 بلطف)

واقعی طواف ہی ایک ایسی منفرد عبادت ہے جو پوری دنیا میں ایک مقام پر ادا ہوتی ہے اگر کوئی اکیلا بندہ طواف کرے تو روئے زمین میں اور کہیں طواف کرنے والا کوئی نہیں ہو گا۔

علوم مصطفیٰ و مرتفعہ کے تمہیں پر ہیں کھلے اسرار یا غوث

(قابلِ بخشش، ص 120)

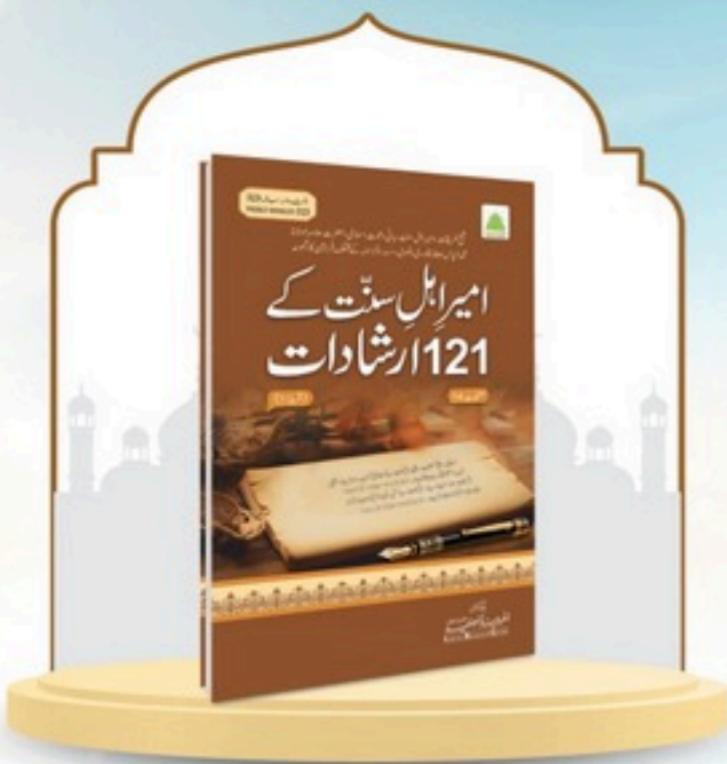
ہیں پیر پیراں	غوث پاک	ہیں میر میراں	غوث پاک
محبوب	سبحان	غوث پاک	ولیوں کے سلطان
محبوب	یزدال	غوث پاک	سلطان ذیشان
مشکل ہو آسان	غوث پاک	دو درد کا دزمان	غوث پاک
فرماوا	احسان	غوث پاک	راحت کا سماں
بلواوا	جانان	غوث پاک	بن جاؤں مہماں

جس وقت چلے جاں غوثِ پاک یا پیر! ہو احسان غوثِ پاک
پورا ہو جاناں غوثِ پاک دیدار کا ارمان غوثِ پاک
ہو جائے مری جاں غوثِ پاک بس آپ پر قربان غوثِ پاک
ٹل جائے شیطان غوثِ پاک نج جائے ایمان غوثِ پاک
اُف اخشر کامیداں غوثِ پاک لو زیر داماں غوثِ پاک
ہو میری جاناں غوثِ پاک بخشش کا سامان غوثِ پاک
صلوا علی الْحَبِيب ﴿۲﴾ صلی اللہ علی مُحَمَّد

فهرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
12	طلبہ سے محبت	01	ڈرود شریف کی فضیلت
14	امیر اہل سنت کی کمال دینی سوچ	01	سچ کی برکت سے 60 لاکھ تائب ہو گئے
14	استاد کا مقصود	02	ماں کی نصیحت ماننے کا مصلہ
15	فتاویٰ نویسی کی بادشاہت	06	علم لذتی کے 70 دروازے
15	مشکل مسئلے کا آسان جواب	08	غوثِ پاک کی علمی شان و شوکت
		10	ایک آیت کے چالیس معانی بیان فرمائے

اگلے ہفتے کا رسالہ



978-969-722-554-5



01082444



فیضانِ مدینہ، مکتبہ سوداً اگر ان، پر اپنی سبزی منڈی کراچی
DAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
 feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net